فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۱۰ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ البتہ رات بے چینی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں

جب تک انسان اپنے آپ پر موت وارد نہ کرے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ وہ مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعوے کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا اپنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دو تو اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے اور اسی مقام پر انسان اولوا الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں، ہزار دعوے کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبی اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ۱۶۷، ۱۶۸)

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۴ رمضان بروز ہفتہ	—	۵-۵۱
۱۵ " " اتوار	۵،۳۳	۵-۵۱
۱۶ " " پیر	۵،۳۳	۵-۵۲

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج رات بہتر رہی البتہ کمر میں شدید درد ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۹ فروری۔ کل یہاں نمازِ جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۂ بقرہ کی آیت یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کی تفسیر بیان کر کے روزہ کے عظیم الشان مقصد یعنی تقویٰ اللہ کے حصول اور اس کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

— رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں پورے قرآن مجید کے درس کا خصوصی سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اب تک مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولوی ظہور حسین صاحب ابتدائی دس پاروں کا درس دے چکے ہیں۔ اور اب ۱۱ رمضان المبارک سے مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب درس دے رہے ہیں۔ آپ ۱۵ رمضان المبارک تک سورۂ یونس سے سورۂ طٰہٰ تک درس مکمل کریں گے۔

— ربوہ ۹ فروری۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بندش پیشاب کی وجہ سے گزشتہ دو روز سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ سے دعا کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول

سحری کی برکت

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تسحروا فان فی السحور برکۃ" (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہی برکت ہے

تشریح:- سحری کے وقت بیدار ہونے سے ایک مسلمان کو تہجد اور نوافل کی ادائیگی کی توفیق ملتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور اپنی مشکلات اور ضروریات آزادانہ پیش کر سکتا ہے۔ روحانی ریاضت مناجات اور عبادت کی مبارک ساعت ہوتی ہے۔ اس وقت کی دعا اور ذکر الٰہی میں خاص لطف آتا ہے جو اہل ذوق ہی محسوس کر سکتے ہیں

سحری اور افطاری کے وقت کو معتدل کرنے کے لئے سحری کا کھانا مفید اور بابرکت ہے لیکن اگر کوئی شخص سونے کے وقت ہی روزہ رکھ لے اور سحری کے وقت بیدار نہ ہو تو یہ روزہ کی روح اور مقصد کے خلاف ہے۔ چونکہ اہل کتاب (یہودی و نصاریٰ) روزہ رکھتے وقت سحری کے وقت بیدار نہیں ہوتے اس لئے بھی اسلامی روزہ کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور ان کی مشابہت سے محفوظ رہنے کے لئے سحری کے وقت بیدار ہونا ضروری ہے۔

(شیخ نور احمد منیر۔ عفی عنہ)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ یوم مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام انشاء اللہ تعالیٰ ۲ فروری ۱۹۶۳ء کو "یوم مصلح موعود" منایا جائے گا۔ جس میں ناصرات الاحمدیہ کا ایک انعامی تقریری مقابلہ بھی ہوگا۔ لجنہ راولپنڈی اس موقعہ پر واہ کینٹ۔ کوہ مری۔ گوجرخان۔ چنگا بنگیال۔ پنڈ بیگوال۔ کیمبلپور۔ جہلم اور پنڈی ڈویژن کی دیگر لجنات کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کریں اور اپنے یہاں کی بچیوں کو اس انعامی مقابلہ میں شامل کریں۔ چھوٹے گروپ کی بچیوں سے صرف پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ زبانی سنے جائیں گے اور بڑے گروپ کی بچیوں کو مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنی ہوگی۔ وقت فی تقریر ۵ منٹ دیا جائے گا۔

۱۔ سبز اشتہار

۲۔ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

۳۔ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

یہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء کو صبح ۱۰ بجے مسجد نور میں منعقد ہوگا۔

(امۃ المالک جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

انصار اللہ بجٹ بھجوائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا پہلا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ بہت کم مجالس نے اپنے ۱۹۶۳ء کے بجٹ بھجوائے ہیں۔ مجالس جلد توجہ کریں۔ ناظمین علاقہ و ضلع اور زعماء اعلیٰ مہربانی فرما کر اس امر کا جائزہ لے لیں۔ کہ کیا ان کے حلقہ کی تمام مجالس بجٹ بھجوا چکی ہیں۔ اگر کسی مجلس نے ابھی تک بجٹ نہ بھجوایا ہو۔ تو اب بھجوا دیا جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

تعمیر فنڈ انصار اللہ ایک مستقل فنڈ ہے۔ کیونکہ نئی تعمیر اور پرانی عمارت کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے بہرحال فنڈز کی ضرورت ہے اس فنڈ کی کوئی خاص شرح مقرر نہیں تاہم ہر رکن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ حسب استطاعت وہ اس میں ضرور حصہ لیں گے۔ اس لئے مجالس ۱۹۶۳ء کا بجٹ بھجواتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ہر رکن کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دے۔

جو احباب سو روپیہ یا اس سے زائد اس مد میں ادا کریں گے ان کے نام حالی میں دعا کی غرض سے کندہ کر دئے جائیں گے جیسا کہ اس وقت تک ہوتا رہا ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے وصیت کا سرٹیفکیٹ دکھانا ضروری ہے

جب کسی موصی یا موصیہ کی وفات ہو جاتی ہے اور اس کے ورثاء میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لاتے ہیں تو بالعموم اُن کے پاس وہ سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا جو موصی مرحوم یا موصیہ مرحومہ کو اس کی وصیت کی منظوری کا صاحب صدر اور سیکرٹری مجلس کارپرداز کے دستخطوں سے دیا جاتا ہے حالانکہ میت کے ورثاء کے لئے ضروری ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ ہمراہ لاکر دفتر ہذا کو دے دیا کریں اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد ہے۔ چنانچہ حضور ضمیمہ رسالہ الوصیت کی شق ۳ میں فرماتے ہیں:-

"انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دے دے اور حسب قواعد مذکورہ بالا (مندرجہ ضمیمہ۔ ناقل) کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ انجمن کو دکھا دیا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اس کے لئے تجویز کیا ہے"

اور حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قاعدہ ۵۰۱ حسب ذیل ہے

"سرٹیفکیٹ دکھائے جانے کے بغیر کسی موصی کی میت قبرستان میں دفن نہیں کی جائے گی"۔

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی تعمیل اور تتبع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی موصی یا موصیہ کی میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے لاتے وقت اس کی وصیت کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لاکر دفتر ہذا میں دے دیا کریں۔ اگر کسی موصی یا موصیہ کا سرٹیفکیٹ گم ہو چکا ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے کہ اس کی نقل منگوا لیں۔

مقامی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس اعلان کو تکرار کے ساتھ موصی اصحاب کے گوش گزار کر دیں اور اس کی تعمیل کروائیں۔

(مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان

خدام الاحمدیہ کے ہر سہ معیاروں کا امتحان ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء میں لیا جائیگا جسمیں ہر معیار میں اوّل دوم اور سوم آنیوالے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر انعامات دئے جائیں گے۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ان امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے کوشش شروع فرما دیں۔ نیز مقررہ کتب کی تعلیم و تدریس کا بھی مناسب انتظام فرمائیں۔

معیار اوّل۔ پہلا پرچہ: (۱) قرآن کریم۔ دوسرے دس پارے (۱۱ تا ۲۰) مع ترجمہ و معمولی تفسیر از تفسیر صغیر

حدیث: شرح صحیح بخاری از سید ولی اللہ شاہ صاحب: جزء سوم و چہارم — ۱۰۰

دوسرا پرچہ: (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — اسلامی اصول کی فلاسفی۔ چشمہ معرفت

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز — احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام تعلق باللہ

(۳) اشعار عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود ع — یا عین فیض اللہ والعرفان ۔۔۔ ۲۰ شعر

فارسی کے ۲۰ شعر اردو: آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۔۔۔ ۱۰۰

تیسرا پرچہ: عام دینی معلومات — دیباچہ تفسیر القرآن ۔ سید الانبیاء

یکصد سوالات مع جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ — ۱۰۰

معیار دوم: پہلا پرچہ قرآن کریم پارہ نمبر ۳ تا ۷ ترجمہ معمولی تفسیر از تفسیر صغیر

حدیث: شرح بخاری از سید ولی اللہ شاہ صاحب جزء سوم۔ — ۱۰۰

دوسرا پرچہ: (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام: الوصیت۔ لیکچر لاہور۔ برکات الدعاء

(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ: سراج الطالبین۔ دعوۃ الامیر

تیسرا پرچہ: عام دینی معلومات۔ یکصد سوالات و جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں سلسلہ سیرت خیر الرسل

معیار سوم: پہلا پرچہ قرآن کریم پہلے دو پارے مع ترجمہ۔ حدیث: چالیس جواہر پارے

دوسرا پرچہ: (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — ایک غلطی کا ازالہ۔ کشتی نوح

(۲) کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ — احمدیت کا پیغام۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ — ۱۰۰

تیسرا پرچہ: یکصد سوالات مع جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ — ۵۰

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۳ء

دلوں کو پھیر دینے والی ایمانی قوت

(۲)

جیسا کہ معاصر نے اپنے مضمون میں جتایا ہے کہ احتجاجی قرارداد دوں۔ دھمکیوں اور دیگر سرگرمیوں سے جو اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے مودودی ایسے لوگ کر رہے ہیں سوائے اس کے کہ شراب خوری میں پندرہ گنا اضافہ ہوگیا ہے اور کوئی فائدہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ معاصر المنبر کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

گو یہ اضافہ کچھ زیادہ دہشت پیدا نہ کرتا اگر ہم یہ دیکھتے کہ اس ملک میں کوئی دعوت ایسی بھی مصروف کار ہے جو اس اساس پر ابھری ہو۔ کہ اصل مسئلہ یہ نہیں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کس طرح آگے بڑھیں اور پیچھے ہٹیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو ایمان محمد مصطفےٰ (فداہ ابانا وامہاتنا صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے دور کے لوگوں میں پیدا فرمایا تھا۔ یہ اسی کا کرشمہ تھا کہ خدا اور اس کا رسول شراب کو حرام قرار دیتے ہیں کہ منادی سنکر نسلوں سے شراب کے رسیا لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے تھے اور لبوں سے لگے ہوئے پیالے پھینک دیئے تھے۔ آج وہ ایمان شراب پینے اور شراب کی اجازت دینے والوں میں موجود نہیں ہے اس لئے ساری تگ و دو اس نور ایمان کو واپس لوٹانے کے لئے صرف ہونی چاہیئے۔"

(المنبر ۲۹ رمضان المبارک)

پھر اسی ضمن میں آگے چلکر ایک دوہرے عنوان کے تحت معاصر اسی بات کو واضح کرتا ہے۔

"جب تک دلوں کا رُخ پھیر دینے والی کوئی ایمانی قوت اس طوفان بلاکا رُخ نہ پھیرے یہ سیلاب رکنے والا نہیں اگر ممکن ہو تو اپنے آپ کو اس کی ہلاکتوں سے بچایئے اور ساری توانائیاں اس پر صرف کر دیجئے کہ لوگوں (عوام لیڈرشپ اور حکمران سبھی) کے دلوں میں خدائے قہار کا خوف اس کی ذات اقدس سے محبت اور آخرت کی بازپرس کا شعور پیدا ہو۔" (المنبر ۲۹ رمضان المبارک)

اس طرح معاصر ایک ایسے مقام تک پہنچ گیا ہے کہ اگر وہ غور کرتا اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے ماحول کو سامنے رکھتا تو اس پر اس عظیم الشان نسخہ کا انکشاف ہو جاتا جو اللہ تعالےٰ نے سورۃ بقرہ کے شروع ہی میں بیان کر دیا ہے۔

اولٓئک علیٰ ھدًی من
ربھم واولٓئک ھم
المفلحون

اور آگے چلکر قرآن کریم میں اس کی بارہا وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون

ہمیں نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ گر ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے۔

والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سُبلنا۔

جو ہمارے پانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے ملنے کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کس طرح راہنمائی کرتا ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے بندے مبعوث کرتا ہے جو اس کے نشانات لے کر آتے ہیں جو متقیوں کو ایمان بالغیب اور عبادت حق اور خدمت خلق کے اخلاق سکھاتے ہیں۔ جو اپنے نمونہ سے دلوں میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا کہ آج سے شراب حرام ہے تو مدینہ کی گلیوں میں شراب کا سیلاب آ گیا تھا۔ اور جہاں تک شراب کا پیالہ پہنچا تھا وہیں رہ گیا۔ آج مسلمان اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کا (ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے) اسی طرح منکر ہو چکا ہے جس طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے وقتوں میں منکرین حق منکر ہوتے رہے ہیں۔ آج عملاً ہر مسلمان کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجدد دین کو مبعوث نہیں کرتا اور ہر ایک اپنے آپ کو ہی امام سمجھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان بالغیب کی دولت کھو بیٹھا ہے تو پھر اسلام کا نعرہ بلند کرنے والوں کے مطالبات عوامی دباؤ۔ تحریکات۔ احتجاجی قراردادیں اور اقتدار سے محروم کر دینے کی دھمکیاں شراب خوری میں پندرہ گنا اضافہ نہ کرتیں تو اور کیا ہوتا؟

جب مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی آواز کے راستے ہی بند سمجھ لئے ہیں اور "جاھدوا فینا" صرف "جاھدوا" ہی رہ گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی آواز سے اس کے ملنے کے طریقے کس طرح معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسان کے دل میں وہ ایمان کس طرح پیدا ہو سکتا ہے جس سے بدی کے پہاڑ اکھڑ سکتے ہیں اور ایک اشارہ حق سے شراب کے مٹکے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ جب دلوں کو پھیر دینے والی ایمانی قوت سے لوگ منکر ہو چکے ہیں۔ تو وہ قوت آئے کہاں سے۔ ایسی قوت تو وہی لوگ لاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ ایسے کاموں کے لئے ہی مبعوث فرماتا ہے۔

تفسیر سورۃ بقرہ

الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے تفسیر سورۃ بقرہ جو دسویں رکوع سے آخر سورۃ بقرہ پر مشتمل ہے شائع کی ہے۔ اس سے پہلے تفسیر کبیر کے سلسلہ میں ایک جلد سورہ بقرہ کے شروع کے نو رکوع پر مشتمل شائع ہو چکی ہوئی ہے۔ اس طرح اب پوری "سورہ بقرہ" کی تفسیر احباب کو دستیاب ہو گئی ہے جیسا کہ اس جلد کے پیش لفظ میں وضاحت کی گئی ہے۔

"یہ تفسیر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان پرمعارف درسوں کا مجموعہ ہے جو حضور نے ابتدائے زمانہ خلافت میں قادیان میں دیئے تھے۔ حضور نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن کریم کے ابتدائی دس پاروں کا دو دفعہ درس دیا ہے۔ ایک دفعہ جون ۱۹۱۷ء میں اور دوسری دفعہ اگست ۱۹۲۳ء میں یہ درس الہی دنوں قلم بند کئے گئے تھے اور پھر حضور کے ارشاد پر ان کی ایک مجموعی کاپی تیار کی گئی تھی جس سے انگریزی ترجمۃ القرآن نے بھی فائدہ اٹھایا۔ اب وہی درس اس تفسیر کی شکل میں احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔"

سورۃ بقرہ سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی سب سے پہلی اور سب سے طویل سورۃ ہے اور کہنا چاہیئے کہ قرآنی تعلیمات کا سب سے زیادہ مجموعہ اسی سورۃ مبارکہ میں آگیا ہے۔ اسی سورۃ میں نماز۔ حج۔ انفاق اور روزہ کے مسائل وضاحت سے بیان ہوئے ہیں۔ صلح اور جنگ کے قوانین بھی اسی سورۃ میں تفصیل کے ساتھ آگئے ہیں۔ ازدواج اور طلاق۔ خلافت۔ حلال و حرام۔ قصاص وغیرہ کے متعلق احکام۔ علاوہ ازیں دیگر بہت سے اسلامی مسائل کا ذکر اس سورۃ میں موجود ہے اس لحاظ سے یہ سورۃ نہایت اہمیت رکھتی ہے اور جو شخص بعض ضروری اسلامی مسائل سے صحیح واقفیت پیدا کرنا چاہتا ہو۔ اس کے لئے اس سورۃ میں کافی مواد موجود ہے۔

تفسیر زیر نظر میں بہت سے ان ضروری مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے خاص طور پر قواعد جنگ۔ روزہ۔ انفاق۔ حرام و حلال وغیرہ مسائل کی پوری پوری تشریح کی گئی ہے اور یقیناً جو شخص سورۃ بقرہ کی تفسیر پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کے اکثر حصہ پر حاوی ہو جاتا ہے اگرچہ موجودہ جلد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پرانے درسوں سے تیار کی گئی ہے۔ تاہم اس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت بیان اور مسائل کے فہم کا وہی انداز پاتے ہیں۔ جو تفسیر کبیر میں ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ جلد تفسیر کبیر ہی کی ایک جلد بن گئی ہے یہ ضخیم جلد تفسیر کبیر کے سائز پر ۔۔۔ صفحہ پر مشتمل ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ تفسیر کبیر کی طرح عمدہ ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ سے طلب کریں۔

ترانہ

نفس پھونکتا ہے مسیح زمانہ
رگِ زندگی میں لہو ہے روانہ
شراب خودی میں عجب بے خودی ہے
نہ بیگانہ کوئی نہ کوئی یگانہ
فرشتوں کی افزوں ہے تسبیح خوانی
چھڑا جب سے تنویر کا ہے ترانہ

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

ایک مذہبی مسئلہ کی توہین

لاہور کا ایک ہفت روزہ "ختم نبوت زندہ باد" کے زیر عنوان لکھتا ہے:-

"مغربی پاکستان کے پنجابی اضلاع میں ختم نبوت کا مسئلہ ایک زندہ حقیقت ہے ... مسلمان سب کچھ گوارا کر سکتے ہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی اور ختم النبیینی میں مداخلت ہرگز ہرگز کبھی گوارا نہیں وہ ایک ساعت کے لئے بھی یہ چوٹ نہیں سہہ سکتے"

ختم نبوت کا مسئلہ تو واقعی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس پر یقین جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے لیکن یہ معاصر اور اس کے ہم نوا ختم نبوت کی آڑ میں جس مسئلہ کو زندہ ثابت کر دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ تو ذاتی اغراض پر مبنی سراسر ایک سیاسی مسئلہ ہے جیسا کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے بھی یہ لکھا تھا کہ احراریوں نے

"ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلہ کو استعمال کر کے اس مسئلے کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے عوام کے مذہبی جذبات و حسیات سے فائدہ اٹھایا" (ص ۲۷۷، ۲۷۸)

جس مسئلہ کو آج یہ معاصر زندہ ثابت کرنا چاہتا ہے اس کی حقیقت بالفاظ منیر انکوائری رپورٹ یہ ہے کہ

"اگر احرار کے مسئلہ کو سیاسی مصالح سے الگ ہو کر محض قانون و انتظام کا مسئلہ قرار دیا جاتا تو صرف ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے تدارک کے لئے کافی تھے" ص ۲۵

انگریزوں کی تعریف

روزنامہ کوہستان لاہور لکھتا ہے:-

"انگریزوں سے پہلے پنجاب میں سکھوں اور جنوبی ہند میں مرہٹوں نے مذہبی منافرت اور تنگ دلی کی انتہائی مکروہ اور غیر شریفانہ مثالیں قائم کیں ... اس پس منظر میں انگریز یقیناً فرشتۂ رحمت تھے اور اس سیاق و سباق کے درمیان ان کا ڈیڑھ سو سالہ دور حکومت ذاتی مفاد کے گرد گھومتی ہوئی مذہبی رواداری اور عدم تشدد کی انفرادی انسانی آزادی کا بڑا روشن نقطہ ہے"

(کوہستان ۲۷ جنوری)

معاصر نے جس پس منظر کو پیش کر کے انگریزی حکومت کو "فرشتۂ رحمت" قرار دیا ہے یقیناً یہی پس منظر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش نظر تھا جس کی بناء پر حضور نے دیگر مسلمان اکابرین کی طرح انگریزی حکومت کی تعریف فرمائی جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے انگریزوں کی تعریف پر اعتراض کرتے ہیں وہ اس حوالہ پر غور فرمائیں۔

خود کردہ را علاج نیست

قارئین الفضل کے ایک اداریہ میں پڑھ چکے ہیں کہ گذشتہ دنوں دارالافتاء دیوبند سے کسی نے ایک کتاب سے نقل کردہ بعض اقتباسات پر فتویٰ پوچھا دارالافتاء دیوبند نے فوراً ان اقتباسات کے مصنف پر فتویٰ کفر صادر کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کتاب کے وہ اقتباس تھے وہ تو خود دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب کی تھی گویا دارالافتاء دیوبند نے نادانستہ طور پر خود دیوبند کے مہتمم صاحب پر فتویٰ کفر لگا دیا!

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ہفت روزہ شہاب لاہور نے نصیحت و مشورہ کے رنگ میں جو نوٹ لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ فتویٰ دینے والوں اور انھیں نصیحت کرنے والوں دونوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے

"مستفتی حضرات صاحب تحریر کا نام ظاہر کئے بغیر اور اس کی تحریر کے سر پیر کاٹ کر اس پر فتویٰ لینا ترک کر دیں اور مفتی صاحبان محض بے بنیاد توجیہہ اور پڑھ کر فتویٰ نہ دیا کریں جب تک انھیں معلوم نہ ہو کہ تحریر کس کی ہے اور اقتباسات اپنے سیاق و سباق سے کاٹ کر تو نہیں دیئے گئے ہیں وہ فتویٰ دینے میں عجلت نہ فرمایا کریں اس لئے کہ بسا اوقات اس کا نتیجہ وہ نکلتا ہے جو دیوبند کے مفتی صاحب کے فتوے کا نکلا ہے کہ اس کی زد میں خود دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب آ گئے ہیں .... محتاط علماء کا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ وہ کسی شخص کو اس کی طرف منسوب کردہ کسی قول یا تحریر پر اسے ضال مضل اور کافر قرار دینے سے پہلے پوری طرح چھان بین کرتے ہیں کہ کہنے والے نے کیا کہا یا کیا لکھا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے"!

(شہاب ۱۳ جنوری ۶۳ء)

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والے احمدی مولویوں کے نزدیک کافر اور عیسائی جو حضرت عیسیٰؑ کو خاتم النبیین نبیوں کو ختم کرنے والے اور ابن اللہ تسلیم کرتے ہیں اور شب و روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص اور مذمت اور اسلام کی تردید میں مشغول ہیں بلحاظ عقیدہ احمدیوں سے اچھے ہیں۔

مگر اے فرزندان احمدیت آزردہ و غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو کہ ایسے مولوی اپنے مونہہ سے تمہاری مماثلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور اپنی مماثلت یہود سے ثابت کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہی بات یہودی علماء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیوالوں کے لئے کہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:-

الم ترالی الذین اوتوا
نصیبا من الکتاب یؤمنون
بالجبت والطاغوت و
یقولون للذین کفروا ھؤلاء
اھدیٰ من الذین امنوا
سبیلاً۔ (النساء ع۷)

یعنی کیا تو نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جنہیں کتاب الٰہی میں سے کچھ حصہ دیا گیا تھا کہ وہ بے فائدہ باتوں اور خدا تعالیٰ کی حدود سے سرتابی اور سرکشی کرنے والوں پر ایمان رکھتے اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ان لوگوں سے جو ایمان لے آئے ہیں زیادہ اچھے اور زیادہ ہدایت یافتہ اور زیادہ راہ راست پر ہیں۔ حالانکہ کفار مکہ مشرک بت پرست تھے۔ اور یہودی علماء توحید کے قائل تھے اور مسلمان بھی توحید کے ماننے والے تھے۔ لیکن باوجود اسکے یہودی علماء نے از راہ تعصب و عداوت مکہ کے بت پرست کافروں کو ان مومنوں سے جو خدا تعالےٰ کی توحید کے ماننے والے تھے زیادہ اچھا قرار دیا۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ ان مکفر مولویوں کے نزدیک تو آپ کے کفر کی وجہ دریافت کرنے والا بھی کافر اور یہ کہ ہندو اور عیسائی آپ سے اچھے ہیں لیکن آپ ان کے حق میں فرماتے ہیں:-

جانم گداخت انغم ایمانت اے عزیز
وایں طرفہ تر کہ من بگمان تو کافرم

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہدار
کا فرکنند دعوئے حب پیمبرم

اے عزیز تیرے ایمان کے لئے غم سے میری جان پگھل گئی ہے اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کہ میں پھر بھی تیرے گمان میں کافر ہوں۔ مگر اے دل ان کی تکفیر کے باوجود تو پھر بھی ان کا خیال رکھ کیونکہ اتنا تو ہے کہ وہ میرے محبوب پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار تو ہیں

دو خدا - دو اسلام اور دو قرآن

پھر ایک غلط فہمی یہ پھیلائی جاتی ہے کہ احمدیوں کا اسلام اور ہے۔ اور ان کا قرآن اور نماز اور ہے۔ اور اس کے لئے امام جماعت احمدیہ کے ایک خطبہ کا اور ایک تقریر کا اور اخبار الفضل ۲۷ مئی ۱۹۲۸ء کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ معترضین خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دو نہیں اور اسلام دو نہیں اور یہ بھی نہیں کہ عام مسلمانوں کا قرآن مجید علیحدہ ہے۔ اور احمدیوں کا علیحدہ۔ یا نماز اور روزہ مختلف ہیں اسلئے امام جماعت احمدیہ کا یہ کلام تمثیلی زبان میں ہے "اسلام اور ہے" سے مراد یہ ہے کہ دوسرے لوگ محض نام کے مسلمان ہیں اور احکام اسلام کی پوری پابندی نہیں کرتے۔ "قرآن اور ہے" سے مراد یہ ہے کہ دوسرے لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور اسکے احکام پر عمل نہیں کرتے اور نماز وغیرہ کے اور ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی شرائط کے مطابق بجا نہیں لاتے۔ یہ بالکل وہی انداز ہے جو علامہ اقبال نے اپنے ان اشعار میں اختیار کیا ہے

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں ہرگز
ملا کی اذاں اور ہے غازی کی اذاں اور

ہے دونوں کی پرواز اسی ایک جہاں میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اور دوسری جگہ کہا ہے

دین مومن فکر و تدبیر جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد

کیا کوئی ملا یہ کہہ سکتا ہے کہ اسکی اذان کے الفاظ اور ہیں اور اس کا دین اور ہے۔

مخالفین احمدیت کے اسلام، قرآن اور نماز وغیرہ کے اور ہونے کا جو مفہوم امام

جماعت احمدیہ نے لیا ہے اس کا مخالفین کو خود بھی اعتراف ہے۔ مثال کے طور پر میں آزاد مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۴۹ء سے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تقریر کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ نے کہا:۔

"ہم نے اسلام کے نام پر جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو صریحی کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے عاری، ہماری آنکھیں بصیرت سے ناآشنا، کان سچی بات سننے سے گریزاں ؎

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دین

میں کمیونزم سے کیوں ٹکراؤں وہ کونسا اسلام ہے جس پر کمیونزم ضربیں لگا رہا ہے۔

ہمارا اسلام ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟

یہ روزے اور نمازیں جو ہم میں سے بعض بعض پڑھتے ہیں۔ ان کے پڑھنے میں ہم کتنا وقت صرف کرتے ہیں جو مصلّی پہ کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں۔ اور باقی تئیس گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لیکر گداگری تک مجھے ایک بات ہی بتلاؤ جو کہ قرآن اور اسلام کے مطابق ہوتی ہو۔ پھر میں کمیونزم سے کیوں لڑوں ...... ہمارا تو سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے اور قسم کھانے کے لئے ہے۔"

اسی طرح مولوی سید ابو الحسن ندوی لکھتے ہیں:۔

"اسلام عیسائیت کی طرح چند اعتقادات اور چند رسوم کا مجموعہ بنکر رہ گیا ہے۔"

(سیرت سید احمد شہید مطبوعہ ۱۹۴۱ء صفحہ ۲۳)

پس حضرت امام جماعت احمدیہ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام اور قرآن اور نماز روزہ وغیرہ میں اسی قسم کے اختلاف کا ذکر کیا ہے جیسا کہ بخاری صاحب نے اپنے اسلام کو "ہمارا اسلام" کہہ کر یہ تعریف کر دی ہے کہ وہ "صریحی کفر" ہے۔ اور یہ وہ اسلام نہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا۔ اور قرآن کی غرض اور جس قسم کی وہ نمازیں پڑھتے ہیں ان کی حقیقت بھی بیان کر دی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا اسلام ایسا نہیں اور نہ ہمارے روزے اور ہماری نمازیں ان جیسی ہیں۔ بلکہ ہمارا قرآن ایک زندہ اور معجز نما کتاب ہے اور ہمارا اسلام حقیقی اسلام ہے جو خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا۔ اور آپ نے لوگوں کو سکھایا تھا جو ایک زندہ مذہب اور دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آنے والا مذہب ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

پھر ایک غلط فہمی یہ پھیلائی جا رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں اپنی اس دعا کے مطابق کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں وفات پا گئے جس سے آپ کا نعوذ باللہ کاذب ہونا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ اسی سال ایک ٹریکٹ اس موضوع پر "آخری خدائی فیصلہ" کے زیر عنوان رحیم یار خاں سے اسلامی جماعت کے ایک ممبر حامد اللہ نامی نے شائع کر کے تقسیم کیا ہے مگر یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق یہود نے بھی انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ کا دعویٰ کیا تھا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو رسول اللہ ہونے کا مدعی تھا صلیب پر مار کر نعوذ باللہ اس کا کاذب اور ملعون ہونا ثابت کر دیا جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح ان نام نہاد معاندین کا یہ کہنا کہ آپ مولوی ثناء اللہ کے مقابلے میں جھوٹے ہونے کی وجہ سے سچے کی زندگی میں وفات پا گئے یا کسی کا یہ کہنا کہ آپ کی وفات ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی کے مطابق ہوئی بالکل لغو اور باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا واقعہ درحقیقت آپ کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کے علیم و قدیر ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب انجام آتھم میں جن علماء کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ان میں شامل تھے لیکن وہ کبھی تو صرف دعا کے لئے مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرتے اور کبھی خوفزدہ ہو کر انکار کر دیتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں یہ سنکر کہ مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کے لئے آمادگی کا اظہار کیا ہے اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳۷ میں تحریر فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب۔

"اگر اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے"

آخری دفعہ انھوں نے دوسرے لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے اہلحدیث ۲۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو حضرت اقدس نے اسے بھی منظور فرما لیا لیکن ابھی یہ طے نہیں ہوا تھا کہ مباہلہ صرف زبانی ہو یا تحریری بھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ سے انکار کر دیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے چیلنج اور ساتھ ہی اس امر کو بھی مد نظر رکھ کر کہ کبھی تو وہ مباہلہ کا چیلنج کرتے ہیں اور کبھی اس سے مکر جاتے ہیں انھیں میدان مباہلہ میں لانے کے لئے آخری فیصلہ کی تجویز کی اور ۱۵ر اپریل ۱۹۰۸ء کو دعائے مباہلہ لکھی اور اس کے آخر میں یہ لکھ کر کہ وہ جو چاہے ثناء اللہ اس کے نیچے لکھدے اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے مولوی ثناء اللہ صاحب سے منظوری یا عدم منظوری کا مطالبہ کیا اور یہ دعا جو آپ نے "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" کے زیر عنوان لکھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے دعائے مباہلہ تھی نہ مباہلہ۔ مباہلہ تو اس وقت ہوتا جب کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس طریق فیصلہ کو منظور کر لیتے مگر انھوں نے اس طریق فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا اور اس دعا کا دعائے مباہلہ ہونا مندرجہ ذیل وجوہ سے ثابت ہے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے "آخری فیصلہ" قرار دیا اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۳ میں زیر آیت مباہلہ قل تعالوا ندع ابناءنا الآیۃ میں لکھتے ہیں:۔

"ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل سے
نہ مانیں کسی علمی بات کو نہ سمجھیں
لغرض بمرادہ بدہ باید رسانید کہ یہ
کہ آؤ ایک آخری فیصلہ بھی ہو"

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک بھی آخری فیصلہ مباہلہ ہوتا ہے

۲۔ حضرت اقدس نے یہ نہیں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق یا مولوی ثناء اللہ کے بارے میں آخری فیصلہ بلکہ آپ نے "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" لکھا ہے اور متعلق اور ساتھ میں بہت بڑا فرق ہے "ساتھ فیصلہ" کے لئے ان کی منظوری یا عدم منظوری کا ہونا ضروری تھا، اسی لئے آپ نے آخر میں مولوی صاحب سے مطالبہ کیا کہ:۔

"اب جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"

ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس کی یہ تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق فیصلہ ہوتا تو نہ انھیں مخاطب کرنے کی ضرورت تھی اور نہ ان سے منظوری یا عدم منظوری طلب کرنے کی حاجت بلکہ عام اعلان کے طور پر لکھا جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ یہ مضمون کھلی چٹھی کے طور پر لکھا گیا ہے جیسا کہ اس کے شروع میں لکھا ہے

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب"

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے محترم ماموں اور خسر چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد سٹیٹ (سندھ) اچانک ۷ر فروری ۶۳ء کو نفس کھپرو میں وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے متقی۔ صوم صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے پس ماندگان میں ایک بیوہ ۲ لڑکے اور ۴ لڑکیاں ہیں۔ ۳ لڑکیاں شادی شدہ ہیں باقی سب بچے زیر تعلیم ہیں احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے ہمارے خاندان کو تھوڑے ہی عرصہ میں ۳ صدمات پہنچے ہیں جولائی ۶۰ء میں میری پہلی بیوی ۵ کم سن بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی پچھلے رمضان المبارک میں محترم والد صاحب فوت ہو گئے اور اب یہ تیسرا صدمہ درپیش ہے احباب جماعت دعا کریں کہ مولیٰ کریم پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے

(احمد حسین باجوہ ریلیے چیکنگ سٹاف ڈال پور حال ربوہ)

۲۔ خاکسار کے نانا منشی دیانت خاں صاحب آف نادون ضلع کانگڑہ حال بانا پور ضلع لاہور جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۶۳ء بروز بدھ بوقت بارہ بجے رات تقریباً ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نہایت مخلص پاک سیرت بزرگ تھے مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۶۳ء کو نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے

محمد احمد خان ولد نیاز احمد خاں صاحب
ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی

زمیندار اور شجر کاری

از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت

نئے درخت لگانے کے دن آرہے ہیں اب کسی دن سرکاری طور پر ہفتہ شجر کاری کا اعلان ہوا چاہتا ہے سال میں دو دفعہ ایسا ہوتا ہے، قومی پیمانہ پر اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محکمہ زراعت نہ صرف وسیع پروپیگنڈا کے ذریعہ اس کی اہمیت واضح کرتا ہے بلکہ کثیر تعداد میں پودے اور قلمیں بھی مفت مہیا کرتا ہے اس کے باوجود نتائج خاطر خواہ نہیں حاصل ہو رہے لکڑی دن بدن گراں اور کم یاب ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف کوئی پودا یا قلم لگا دینے سے کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ صبر آزما اور محنت طلب عرصہ اس کی پرورش اور دیکھ بھال اور حفاظت کا ہوتا ہے جس کے بغیر پودا نہ صحیح نشو نما پاتا ہے اور نہ ہی حوادث کی دست برد سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اسی کی طرف ہی ہماری توجہ کم ہوتی ہے۔

ہمارے ملک کی سونا اگلنے والی زمین بارشوں طغیانیوں اور دریاؤں کی وجہ سے آب برد اور سیم زدہ اور کلر کھور سے متاثر ہو رہی ہے ایک موٹے اندازہ سے ہر سال ۸۰،۰۰۰ ایکڑ آب برد اور ۵۰،۰۰۰ ایکڑ سیم اور کلر کھور کی نذر ہو رہا ہے جو رقبہ ریگستانی علاقوں میں ہوا برد ہو رہا ہے وہ اس کے علاوہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر سال اتنا نیا رقبہ زیر کاشت نہیں آتا اس لئے یہ امر ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر بہت تشویشناک ہے حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواءٌ کہ ہر مرض کی دوا موجود ہے زمین کی ان تمام بیماریوں کا علاج شجر کاری ہے دریاؤں کے ساتھ ساتھ درخت لگا کر زمین کے کٹاؤ کو کم کیا جا سکتا ریگ زاروں میں ٹیلوں کے ساتھ ساتھ درخت اور جھاڑیاں لگا کر زرخیز زمین ہوا بردگی سے بچائی جا سکتی ہے سیم زدہ زمین میں درخت پانی جذب کر کے بخارات کی شکل میں اڑا دیتے ہیں کلر سے متاثرہ زمین میں اگر درخت لگا دیئے جائیں تو چند سالوں میں اس کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

زمین کی ان بیماریوں کے علاوہ بعض درختوں میں عجیب ادویاتی تاثیریں ہوتی ہیں زمانہ حال کی قیمتی سر بمہر پیٹنٹ ادویات اور ٹیکوں کی استطاعت ہمارے ایسے پس ماندہ ممالک کے غریب عوام نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ان درختوں کے پتوں، چھال اور پانی میں ان کے مزاج اور حال کے مطابق شفا رکھدی ہے

پھر درخت اور جنگلات آب و ہوا کو اعتدال میں لاتے ہیں شدید سردی میں درخت کے نیچے گرمی ہوتی ہے اور سخت گرمی میں درخت کا سایہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے جنگلات میں اور ان کے ارد گرد حد سے زیادہ سردی یا گرمی نہیں ہوتی اس لئے وہاں بسنے والے لوگ اس وقت بھی کام میں مصروف ہوتے ہیں جب کہ موسموں کی شدت سے دوسرے علاقوں میں لوگ ٹھٹھر رہے ہوتے ہیں یا گرمی سے ہانپ کر سستانے پر مجبور ہو جاتے ہیں بارش لانے میں بھی جنگلات مدد دیتے ہیں۔ درخت سیلاب کے نتیجہ میں ہونے والی شکست و ریخت اور گرد و غبار کو بھی روکتے ہیں مویشی ہماری زندگی کا ضروری حصہ ہیں دودھ مکھن کے علاوہ وہ ہمیں ہماری مرغوب غذا گوشت مہیا کرتے ہیں کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں اس لئے ان کی پرورش اور افزائش از حد ضروری ہے بعض اوقات ان کے لئے وافر چارہ اور گھاس نہیں ملتی قدرت نے بعض درختوں کے پتوں کی صورت میں ان کے لئے غذا مہیا فرما دی ہے ہر علاقہ کی آب و ہوا کے مطابق ایسے درخت کثرت سے اگائے جا سکتے ہیں جو بھیڑ۔ بکری اونٹ اور دیگر مویشیوں کا من بھاتا کھاجا ہوتے ہیں۔

زمیندار کے لئے درخت اس لئے بھی اہم ہیں کہ مینڈوں (وٹوں) پر ان کی قطاریں ہوا کی تیزی کو روک کر زمین میں نمی کو دیر تک قائم رکھتی ہے اس طرح فصلوں کی آب پاشی کا درمیانی وقفہ زیادہ کیا جا سکتا ہے ہمارے ملک میں پانی کی ویسے ہی قلت ہے اس لئے ضروری ہے کہ کھیتوں میں زیادہ درخت لگا کر پانی کی بچت کریں اور اس سے زائد رقبہ کاشت کریں۔ اس کے علاوہ درختوں پر ایسے جانوروں کا بسیرا بھی ہوتا ہے جو فصلوں میں سے نقصان رساں کیڑے مکوڑے کھاتے اور مارتے ہیں۔

ہمارے ملک میں عمارتی اور سوختنی لکڑی بہت کم یاب ہے اور گراں ہے یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہائش کے لئے تو عمارتی لکڑی نہ ملنے کی صورت میں گھاس پھونس کے چھپر میں گذارہ ہو سکتا ہے مگر جلانے کے لئے لکڑی نہ ہونے کی صورت میں ہمارے عوام کو گوبر کے اپلے بنا کر جلاتے ہیں گوبر گندی اور ناپاک شے ہے مگر زمین کے لئے اس کی کھاد زندگی بخش ہے یہ زمین کی زرخیزی نہ صرف بحال رکھتا ہے بلکہ اس کا متواتر استعمال اس میں اضافہ کرتا ہے مگر ہم دن رات اسے چولھے کی نذر کر کے ضائع کر رہے ہیں یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ کسی کے گھر میں کوئی عزیز مہمان آجائے تو اس کے اعزاز کے لئے گھر کی، اگر معمولی لکڑی کی بجائے ڈرائنگ روم سے کرسی یا کوئی اور قیمتی فرنیچر جلا کر چائے تیار کرے ایسی مہمان نوازی کرنے والی سلیقہ کے وصف سے کوری بھی ہوگی عقلمند وہی ہوگی جو ایسا ایندھن جلائے جو کار آمد نہ ہو گوبر کی کھاد زمینداروں کے لئے بڑا قیمتی سرمایہ ہے عام زمیندار حساب کتاب کا عادی نہیں ورنہ اسے پتہ چلے کہ جلانے کے لئے مہنگی سے مہنگی لکڑی بھی گوبر جلانے سے سستی ہوتی ہے۔

محکمہ جنگلات کا کوئی ماہر اس سے سینکڑوں زیادہ فوائد شمار کر دے گا تاہم یہ چیزیں بھی درختوں اور جنگلات کی افادیت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں کوئی ملک یا قوم اس وقت تک ترقی کی منزل مراد نہیں پا سکتی جب تک اس کے ہر فرد واحد کا شعور اس حد تک بیدار نہ ہو جائے کہ اسے احساس ذمہ داری کے لئے کسی یاددہانی کی ضرورت نہ رہے جب تک کوئی قوم اپنے معاشرتی مسائل کو وقت کے تقاضوں کے مطابق حل کرنے کے لئے خارجی سہاروں کی محتاج رہے گی وہ بام عروج کو نہیں پہنچ پائے گی درخت لگا کر اپنی ضرورت پوری کرنا اور ملک کو خوبصورت بنانا ہمارا قومی مسئلہ ہے کیونکہ روپیہ پیسہ کی طرح یہ بھی ہمارا سرمایہ ہے اس لئے چاہیئے کہ سرکاری طور پر تحریک ہو یا نہ ہو ہم درخت لگا کر اپنی قومی دولت میں اضافہ کرتے رہیں اور یہ نہ بھولیں کہ اس قومی دولت کی حفاظت بھی ہمارا ہی فرض ہے۔

کتاب "مذہب کے نام پر خون" پر تبصرہ

پٹیالہ (بھارتی پنجاب) کے ایک ذی علم سکھ دوست نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "مذہب کے نام پر خون" کو پڑھ کر اپنے ایک خط میں مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا ہے (عباد اللہ گیانی)

میں نے کتاب "مذہب کے نام پر خون" کو بغور پڑھا واقعی اس کے مصنف قابل تحسین ہیں جو اس کتاب کے مصنف محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ نے اس کتاب کو جس محققانہ پیرائے اور خوش اسلوبی و وضاحت کے ساتھ نیز قرآن شریف کی آیات کے حوالے دے کر اپنے موضوع کو واضح کیا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی واقعی مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں جادو بھر دیا ہے کہ مذہب کے نام پر حقیقی علمبرداروں نے نہیں بلکہ لامذہب و لاعلم لوگوں کی طرف سے جن کو حقیقی دین۔ دھرم یا مذہب سے کوئی لگاؤ تک نہیں ہوتا صرف اپنی غرض و مطلب برآری کے لئے حقیقی مذہب والوں پر تشدد کئے اور ظلم و ستم ڈھائے ہیں اور اب بھی یہی وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے اس پر اچھی طرح سے روشنی ڈالی ہے

الغرض یہ معرکۃ الآراء کتاب ایسی ہے جس سے ہر مذہب کے لوگ مستفید ہو سکتے ہیں اور ایسی مفید کتب کا وجود ہر سکول و پبلک لائبریری میں ہونا لازمی و لابدی ہے فقط

(الراقم الیشر سنگھ گیانی ڈھڈیال خالصہ ہائی سکول پٹیالہ پوربی پنجاب ۲/۲/۶۳)

تبصرہ چہل احادیث

سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث جنہیں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منتخب کیا اور خود ہی ان کا ترجمہ فرمایا ان کا پڑھنا اور یاد کرنا عورتوں مردوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ضروری اور بابرکت ہے نئی کاپی صرف ایک روپیہ کی بجائے محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ سے حاصل کیجئے۔

درخواست دعا

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عمر صاحب دھرم پورہ لاہور عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(حنیف احمد دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

وصایا

نوٹ :۔ ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۴۴ :۔ میں مریم سلطانہ زوجہ سید سجاد احمد صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے :۔ ۱۔ مہر مبلغ سات صد روپیہ بذمہ خاوند۔ ۲۔ ایک عدد سلائی مشین سینکنڈ ہینڈ ۱۶۲/۸ – ۳۔ سکنی اراضی آٹھ مرلہ واقع ربوہ قیمتی ۱۲۱۴/- روپے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ مریم سلطانہ زوجہ سید سجاد احمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد سید سجاد احمد خاوند موصیہ مینیجر جعفر فلور اینڈ آئیل ملز لمیٹڈ جڑانوالہ۔ گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ ۹/۹/۶۲۔ گواہ شد عباس احمد خاں مینجنگ ڈائرکٹر جعفر فلور اینڈ آئیل ملز لمیٹڈ ایم ڈیوٹ ڈیوس روڈ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۵ :۔ میں مسماۃ اقبال بیگم زوجہ محمد شریف خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۸ ج۔ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپیہ مبلغ دو ہزار روپیہ زیورات چوڑی طلائی بارہ عدد وزن دس تولہ (۲) کڑے طلائی وزن ۴ تولہ۔ (۳) پٹی طلائی وزن تین تولہ (۴) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن دو تولہ (۵) ٹوپس ایک جوڑی وزن ایک تولہ (۶) انگوٹھی تین عدد ایک تولہ (۷) چاندی وزن ایک سیر۔ (۸) رسٹ واچ قیمت ۷۰/- روپیہ قیمت کل وزن زیورات سونا ۲۷۳۰/- روپیہ چاندی ۲۰۰/- میزان کل بمعہ حق مہر ۵۰۰۰/- روپیہ پانچہزار صرف۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد علاوہ مذکورہ بالا جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ دستخط موصیہ اقبال بیگم تعلیم خود گواہ شد عنایت اللہ خاں بھٹی ولد چوہدری سعادت علی خاں ملازم نیشنل بنک آف پاکستان حال ملازم کالونی وولن ملز لمیٹڈ اسماعیل آباد ملتان۔ گواہ شد محمد شریف خاں ولد چوہدری رحمت خان پروڈکشن مینیجر کالونی وولن ملز لمیٹڈ اسمٰعیل آباد ملتان۔ وصیت ۱۲۴۰۶ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیل آباد ملتان۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۹ :۔ میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ شیخ غلام محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن دھرور چک ۶۱/ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ سوائے زیور و حق مہر یہ میری جائیداد ہے۔ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے یہ میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ زیور اس وقت کوئی نہیں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱/ج۔ب دھرور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور۔ الامۃ برکت بی بی زوجہ شیخ غلام محمد چک ۶۱/ج۔ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مبارک احمد بقلم خود ولد شیخ غلام محمد چک ۶۱/ج۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چک ۶۱/ج۔ب

مسل نمبر ۱۶۹۴۷ :۔ میں حسین بی بی بیوہ چوہدری نتھو خاں قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر اسی سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ۸۲ جنوبی حال ۸۲ جھنگ صدر ڈاکخانہ چک ۸۲ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت مبلغ پانچ صد روپیہ نقد کیش ہے اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے (۲) میرا مہر مبلغ بتیس روپے چار آنہ تھا جو کہ میں نے اپنے خاوند کو ان کی زندگی میں معاف کر چکی ہوں۔ ان کا انتقال ۱۹۳۶ء میں ہوا تھا (۳) میرا گذارہ اس وقت میرے بچوں کے سر پر ہے جو کہ مجھے ۲۰/- روپے ماہوار دیتے ہیں (۴) میں اپنے جمع شدہ سرمایہ اور ماہوار گذارہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں (۵) اگر میرے مرنے پر اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی (۶) میں اپنی ماہوار آمد گذارہ کے کم و بیشی ہونے کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ الامۃ :۔ حسین بی بی موصیہ بیوہ چوہدری نتھو خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر محلہ شیخ لاہوری مکان ۱۷۳/۳ جھنگ صدر گواہ شد :۔ حاتم علی بقلم خود۔ ڈویژنل اکاؤنٹنٹ جھنگ ڈویژنل جھنگ صدر

مسل نمبر ۱۶۹۴۸ :۔ میں جنت بی بی زوجہ ملک ولایت خاں قوم ریحان پیشہ زراعت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ساٹھ روپیہ جو میں وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں اور زیور طلائی کانٹے وزن آٹھ ماشے مالیتی ۸۸/- روپے میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا کوئی حصہ اس جائیداد کا انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ خاوند کی طرف سے مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اور ۵/- روپیہ ہی مجھے اپنے بیٹے کی طرف سے جیب خرچ ملنے کی امید ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی الامۃ :۔ جنت بی بی نشان انگوٹھا موصیہ گواہ شد :۔ ولایت خاں خاوند موصیہ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا حال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۹ :۔ میں ہاجرہ بی بی بیوہ چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کھوکھر جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت یکصد روپیہ موجود ہے میرے خاوند صاحب وفات پا چکے ہیں میں نے اپنا حق مہر وصول کر لیا ہوا ہے جو کہ یکصد روپیہ تھا میں مذکورہ یکصد روپیہ نقدی کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکوں کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں میں انشاء اللہ تعالے ماہوار ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی (جب تک کہ مجھے ملتا رہے گا) ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ :۔ نشان انگوٹھا ہاجرہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد۔ گواہ شد :۔ محمد اسماعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ گواہ شد :۔ محمد سعید انور زاہد پسر موصیہ ۲۳/۱۲/۶۲

خونیں انقلاب کے بعد کرنل عبدالسلام عارف عراق کے نئے صدر مقرر کر دیئے گئے

جنرل قاسم کو ہلاک کر کے فوجی افسروں کی ایک کونسل نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا

بغداد ۹ ر فروری۔ بغداد ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ عراق میں خونیں انقلاب کے بعد کرنل عبدالسلام عارف کو ملک کا نیا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ کرنل عارف ۱۹۵۸ء کے فوجی انقلاب کے وقت جنرل عبدالکریم قاسم کے خاص نائب اور دست راست تھے۔ اس کے بعد انہیں جنرل قاسم پر ایک قاتلانہ حملے کے بعد موت کی سزا سنائی گئی تھی لیکن بعد میں یہ سزا قید میں تبدیل کر دی گئی اور وہ تین سال کی نظر بندی کے بعد حال ہی میں رہا ہوئے تھے۔ کل ملک میں فوجی انقلاب برپا کر کے جس فوجی کونسل نے ملک کا نظم و نسق سنبھالا ہے وہ چھ فوجی افسروں پر مشتمل ہے۔ کل انقلاب سے متعلق جو خبر موصول ہوئی تھی اس میں بتایا گیا تھا کہ عراق میں وزیر اعظم جنرل قاسم کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ فوجی افسروں پر مشتمل ایک قومی کونسل برائے انقلاب نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔ جنرل قاسم کے حامی جرنیلوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عراق کے تمام ہوائی اڈے اور سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ باغیوں کے طیاروں نے کل وزارت دفاع کی عمارت پر شدید بمباری کی جس سے عمارت تباہ ہو گئی اور جنرل قاسم جو اس میں رہائش پذیر تھے دب کر ہلاک ہو گئے بغداد میں غیر معینہ عرصہ کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کونسل نے کئی اعلیٰ افسروں سے کہا ہے کہ وہ مقدمہ چلائے جانے کے لئے اپنے آپ کو حکومت کے حوالے کر دیں۔ ان میں فضائیہ کے کمانڈر انچیف اور عراق کے فوجی گورنر بھی شامل ہیں۔ خبر ملی ہے کہ ملک کے کچھ حصوں میں جنرل قاسم کے حامی فوجی دستوں اور باغیوں میں لڑائی جاری ہے۔ بغداد ریڈیو پر باغیوں کا قبضہ ہے۔ عراق اور باقی دنیا کے درمیان مواصلات منقطع ہیں۔ انقلابی کونسل نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ ان میں وہ طلباء بھی شامل ہیں جنہیں صدر ناصر کی حمایت میں مظاہرے کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

کویت ریڈیو نے کل ایک نشریہ میں بتایا کہ جنرل عبدالکریم قاسم کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ ان کی رہائش گاہ پر بمباری بھی کی گئی۔ نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ عراق کا نظم و نسق چلانے کے لئے جو انقلابی کونسل قائم کی گئی ہے اس کی قیادت چار لیفٹیننٹ کر رہے ہیں۔ لیکن قاہرہ میں مقیم ممتاز عراقی جلا وطنوں نے کہا ہے کہ ان کے خیال میں بغداد کے قریب متعین گیارھویں بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیر عبدالغنی الراوی کا اس بغاوت کی پشت پر ہاتھ ہے۔ انہوں نے بریگیڈیر عبدالغنی الراوی کو ایک قوم پرست بتایا ہے۔ انہوں نے انگلستان میں فوجی تربیت حاصل کی تھی۔ بریگیڈیر عبدالغنی الراوی نے ۱۹۵۸ء کے انقلاب میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ بعض سیاسی اور سفارتی حلقوں نے کہا ہے کہ عراق میں انقلاب برپا کرنیوالے صدر ناصر کے حامی ہیں۔ رائٹر کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کی قیام گاہ پر حملہ کرنے والے فوجی دستہ کے کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ اس تصادم میں جنرل قاسم کے حامی چھ سو سے زیادہ فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ بغداد ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مدافعت ختم ہو چکی ہے اور باغی فوجیوں

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نوشہروی مرحوم کی تدفین

ربوہ ۹ ر فروری جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی کے بھائی مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب کلرک نظارت بیت المال مورخہ ۷ ر و ۸ ر فروری ۱۹۶۳ء (مطابق ۱۲ ر و ۱۳ ر رمضان المبارک) کی درمیانی شب ۶۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل مورخہ ۸ ر فروری کو نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ (جو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے) ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ باہر سے آنیوالے بعض رشتہ داروں کا انتظار تھا اس لئے تدفین نماز مغرب کے بعد عمل میں آئی۔

مرحوم موصی تھے لہذا نماز مغرب کے بعد ان کا جنازہ مرحوم کے رہائشی کوارٹر واقع محلہ دارالصدر شرقی سے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں نعش سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ تدفین میں محلہ دارالصدر شرقی کے احباب اور نظارت بیت المال کے کارکنان بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے علاوہ ازیں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے بھی شرکت فرمائی۔

مرحوم بہت نیک صوم و صلوٰۃ کے پابند، عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے آپ نے تین بیٹے پانچ بیٹیاں اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

وزارتی کانفرنس کی مقرر کردہ کمیٹی نے کشمیر کی تقسیم کی تجویز پر غور شروع کر دیا

کمیٹی کے ارکان میں سمجھوتہ کی راہ معلوم کرنے کے اصولوں پر اتفاق ہو گیا

کراچی ۹ فروری۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت کی وزارتی کانفرنس نے ماہرین کی جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کے دو اجلاس ہوئے اور کمیٹی کی رپورٹ سردار سورن سنگھ اور ذوالفقار علی بھٹو کو پیش کر دی گئی۔ آج کمیٹی کے اور اجلاس ہوں گے اور اس اجلاس پر ہی آج باضابطہ وزارتی کانفرنس کے منعقد ہونے یا نہ ہونے کا انحصار ہے۔ کل ماہرین کی کمیٹی کے اجلاس کے بعد پاکستانی وفد کے ترجمان نے کہا کہ کشمیر کی تقسیم کے اصول پر بات چیت ہوئی ہے۔ سردار سورن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ماہرین کی کمیٹی نے ابھی نقشوں پر غور نہیں کیا ہے۔ اس مرحلہ پر نقشوں کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ ماہرین کی کمیٹی کی بات چیت سود مند رہی ہے اور بات چیت میں مزید ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں نے ان نکات پر بات چیت کی جن پر دہلی میں عمومی اتفاق رائے ہو گیا تھا لیکن سردار سورن سنگھ نے ان نکات کی تفصیل بیان کرنے سے انکار کیا۔ اس سوال پر کہ کیا ردّ و شمار کے علاوہ کسی اور تجویز پر بات چیت ہوئی ہے۔ سردار سورن سنگھ نے کہا کہ انہوں نے اور مسٹر بھٹو نے طے کیا ہے کہ متعلقہ نکات پر سمجھوتہ سے پہلے وہ تفصیلات کا انکشاف نہیں کریں گے۔ البتہ شاید کل ہم کچھ کہنے کے موقف میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماہرین کی کمیٹی کے اجلاس کل بھی ہوں گے اور ضرورت محسوس ہوئی تو وفود کے رہنماؤں کی بھی ملاقات ہوگی

بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر اور دیگر مسائل پر وزارتی بات چیت کا تیسرا دور آج صبح دس بجکر ۳۵ منٹ پریسیڈنٹ ہیک بلڈنگ میں شروع ہوا باضابطہ بات چیت کے آغاز سے پہلے بھارتی وفد کے رہنما سردار سورن سنگھ اور پاکستانی وفد کے رہنما ذوالفقار علی بھٹو کے درمیان ذوالفقار بھٹو کی قیام گاہ پر ابتدائی بات چیت ہوئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ قائم مقام سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر ڈیہراس اور بھارت کے ہائی کمشنر جی پرتھا سارتھی اس موقعہ پر طلب کر لئے گئے۔ اس غیر رسمی بات چیت کی وجہ سے کانفرنس ۳۵ منٹ تاخیر سے شروع ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کی آمد کے دس منٹ بعد سردار سورن سنگھ کانفرنس روم میں پہنچے کانفرنس ایک گھنٹہ کی کارروائی کے بعد ملتوی ہو گئی۔ کانفرنس نے مسئلہ کشمیر کے حل کے امکانات معلوم کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جس میں پاکستان کے چھ اور بھارت کے سات نمائندے شامل ہیں۔ کمیٹی دونوں ملکوں کے دفتر خارجہ کے افسران اور دونوں ملکوں کے ہائی کمشنروں پر مشتمل ہے

پاکستانی وفد کے قائد ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا کہ ماہرین کی کمیٹی کے ارکان کو ان کے وفد کے سربراہوں نے تمام ضروری ہدایات دے دی ہیں اور یہ کمیٹی ان ہدایات کے مطابق بات چیت کرے گی اور کہا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مزید بات چیت کا انحصار ماہرین کی اس کمیٹی کی رپورٹ پر ہے۔

یمن میں گھمسان کی جنگ

قاہرہ ۹ ر فروری (رائٹر) عرب جمہوریہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق یمن میں امام بدر کے حامیوں کے ایک اور حملہ کو ناکام بنا دیا گیا۔ خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق گھمسان کی جنگ میں تقریباً ایک سو حملہ آور مارے گئے۔

پاکستان کی بین الصوبائی تجارت میں سات گنا اضافہ

راولپنڈی۔ قیام پاکستان کے بعد سے گذشتہ چودہ پندرہ سال کے دوران مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بحری جہازوں کے ذریعہ مال کی آمد و رفت اور تجارت میں سات گنا اضافہ ہو گیا ہے اور مجموعی طور پر صرف ۱۹۶۲ء میں دونوں صوبوں کے مابین ایک ارب ۶۷ کروڑ روپے کی مالیت کے سامان کی آمد و رفت ہوئی۔ اب دونوں صوبوں کے درمیان خام مال کی بجائے بیشتر تیار مال کا لین دین ہوتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں صوبوں میں صنعتی ترقی کی رفتار نمایاں طور پر تیز ہے۔

م نے وزارت دفاع کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس حملہ کی قیادت کرنے والے کرنل عبدالکریم مصطفےٰ نے کہا ہے کہ ملبہ سے زخمیوں کی لاشوں کو نکالا جا رہا ہے۔ کرنل عبدالکریم مصطفےٰ کو پیپلز گارڈ کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل (۵۲۵۱)